© rasailojaraid.com

ایمان وعقائد

حافظ محمد زبیر

توحیدِ حاکمیت اور سلفی علماء کے اَقوال

بعض عرب علما کا کہنا ہے کہ عرب 'حاکمیت' کے لفظ سے ناآشنا تھے یہاں تک کہ سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ نے اس لفظ کو استعمال کیا اور ان سے سید قطب شہیدؒ کے ذریعے یہ لفظ عربی زبان میں وارد ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ 'توحیدِ حاکمیت' ایک جدید اصطلاح ہے جو سید قطب شہیدؒ کے دعوتی وفکری لٹریچر کے ذریعے عام ہوئی ہے۔ سلف صالحین نے جب قرآن وسنت میں غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ قرآن وسنت میں تین طرح کی توحید کا بیان ہے:

① توحیدِ ربوبیت ② توحید اُلوہیت یا توحیدِ عبادت ③ توحیدِ اسماء وصفات

توحیدِ ربوبیت سے مراد اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں یکتا قرار دینا مثلاً اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے، وہی رزق دیتا ہے، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، وہی اسی کائنات کی تدبیر کر رہا ہے وغیرہ۔

اور توحیدِ اُلوہیت سے مراد صرف اللہ ہی کی ذات کو عبادت کے لیے خاص کرنا یعنی اللہ کی محبت، اس کے خوف، اس سے اُمید، اس کی اطاعت وغیرہ کے جذبات کے ساتھ اس کی عبادت کرنا، نذر و نیاز، سجدہ، رکوع، طواف اور دعا وغیرہ جیسی عبادات میں کسی کو بھی اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ جبکہ توحید اسماء وصفات سے مراد قرآن وسنت میں جن اسماء وصفات کا اثبات ہے، ان کا اثبات کرنا اور جن عیوب ونقائص سے اللہ کی ذات کو پاک قرار دیا گیا ہے ان سے پاک قرار دینا ہے۔

مغرب میں سماجی علوم وفنون کی ترقی سے عالم اسلام بھی بہت حد تک متاثر ہوا۔ یورپ میں جب باقاعدہ قانون وآئین سازی کی تاریخ کا آغاز ہوا تو مسلمان ممالک نے بھی اس مسئلے میں ان کی تقلید کی ۔عصر حاضر میں تقریباً تمام مسلمان ممالک میں انگریزی یعنی برطانوی یا

© rasailojaraid.com

فرانسیسی یا امریکی قوانین وغیرہ جزوی طور پر نافذ ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی آخری خلافت، سلطنتِ عثمانیہ میں بھی سوائے مدنی قانون یعنی مجلّة الأحكام العدلية کے بقیہ تمام قوانین مثلاً فوجداری قانون، قانونِ تجارت، قانون اَراضی وغیرہ فرانسیسی و یورپین قوانین سے ماخوذ تھے اور انہی کے مطابق عدالتوں میں فیصلے ہوتے تھے۔ پس تقریباً تمام مسلمان ممالک میں نہ تو سو فی صد غیر شرعی و مغربی قوانین نافذ ہیں اور نہ ہی مکمل اسلامی و شرعی قوانین، بلکہ یورپی اور اسلامی قوانین کا ایک ملغوبہ ہے جو اکثر و بیشتر مسلمان ممالک میں نافذ العمل ہے۔

۱۹۲۴ء میں خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد مسلمان اُمت میں خلافت کی بحالی کے لیے اسلامی تحریکوں کا آغاز ہوا۔ ان تحریکوں نے اپنے موقف میں زور پیدا کرنے کے لیے 'توحید حاکمیت' کی اصطلاح استعمال کی تاکہ عوام الناس کو یہ باور کرایا جا سکے کہ غیر اللہ کے قوانین کا نفاذ شرک ہے، لہٰذا اُنہیں یورپین و مغربی قوانین کے نفاذ کے خلاف اور اسلامی قوانین کی بحالی کے لیے اپنا تن من دھن لگا دینا چاہیے۔شروع میں تو یہ اصطلاح توحید کی باقی اقسام کی طرح ایک قسم کے طور پر بیان ہوتی رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کے استعمال میں یہ غلو پیدا ہوا کہ بعض مفکرین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ لا إله إلا الله کا معنی لا حاكم إلا الله ہے اور انسان کی تخلیق کا مقصد روے ارضی پر اللہ کی حاکمیت قائم کرنا ہے، نہ کہ اس کی عبادت کرنا۔ یہاں تک بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض سلفی مفکرین کے نزدیک بھی سلف کی بیان کردہ توحید اُلوہیت، توحیدِ ربوبیت اور توحید اسماء و صفات پس منظر میں چلی گئیں اور اُنہیں اسلام و کفر کا معیار صرف توحیدِ حاکمیت ہی میں نظر آنے لگا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حاکم صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔اور یہ کوئی نئی بحث نہیں ہے بلکہ اُصولِ فقہ کی قدیم و جدید کتابوں میں حکم کی اَبحاث کے ذیل میں 'حاکم' کے عنوان کے تحت اس موضوع پر مفصل مباحث موجود ہیں۔ علاوہ ازیں عقائد کی کتب میں بھی یہ بات مختلف عنوانات کے تحت موجود ہے کہ غیر اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے کرنا کفر، ظلم اور فسق ہے۔ اَصل سوال اللہ کے حاکم ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف

© rasailojaraid.com

کا نہیں ہے بلکہ سوال درحقیقت یہ ہے کہ سلف صالحین نے توحید کی جو تین اقسام بیان کی تھیں کیا وہ توحیدِ حاکمیت کو بھی شامل تھیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو سلف صالحین کا تصورِ توحید ناقص تھا اور اگر ہیں تو ایک نئی اصطلاح وضع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ذیل میں ہم اس موضوع پر اہل سنت کے علماء کے اَقوال کی روشنی میں بحث کر رہے ہیں:

پہلا موقف: توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح استعمال کرنے کے بارے میں سلفی علما کے تین موقف ہیں۔ بعض علما کا کہنا یہ ہے کہ اس اصطلاح کا استعمال جائز ہے کیونکہ ''لا مشاحة في الإصطلاح''۔ ایسے علماء کی تعداد بہت ہی کم ہے جن میں نمایاں نام شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالخالق یوسف کا ہے جنہوں نے اپنی کتاب 'الصراط' میں توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

دوسرا موقف: دوسرا موقف سلفی علماء کی ایک معتد بہ جماعت کا ہے کہ توحید کی تین ہی اقسام ہیں: توحید حاکمیت بھی دراصل توحید اُلوہیت یا توحیدِ ربوبیت ہی کا ایک پہلو ہے۔ لہٰذا نئی اصطلاح وضع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سلف کی اصطلاحات جامع مانع ہیں اور انہی پر اکتفا کرنا چاہیے۔

☆ سابقہ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ بن بازؒ فرماتے ہیں:

''ليست أقسام التوحيد أربعة وإنما هي ثلاثة كما قال أهل العلم وتوحيد الحاكمية داخل في توحيد العبادة ـ فمن توحيد العبادة الحكم بما شرع الله، والصلاة والصيام والزكاة والحج والحكم بالشرع كل هذا داخل في توحيد العبادة''

''توحید کی اقسام چار نہیں ہیں بلکہ تین ہی ہیں جیسا کہ اہل علم کا کہنا ہے۔ توحیدِ حاکمیت دراصل توحیدِ عبادت (اُلوہیت) میں داخل ہے۔ پس توحیدِ عبادت (اُلوہیت) میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کیے جائیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنا یہ توحیدِ عبادت میں داخل ہے۔''

http://www.binbaz.org.sa/mat/4719

شیخ عبداللہ بن الغنیمان اور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی نے بھی یہی موقف بیان

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

کیا ہے: دیکھئے http://islamqa.com/ar/ref/11745

http://www.dd-sunnah.net/forum/showthread.php?t=42367

تیسرا موقف: یہ موقف بھی سلفی علما کی ایک بڑی جماعت کا ہے۔ اس موقف کے مطابق توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح وضع کرنا ہی بدعت اور گمراہی ہے لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔ یہ موقف شیخ صالح العثیمینؒ، علامہ البانیؒ اور شیخ صالح الفوزان وغیرہ کا ہے۔

☆ شیخ صالح العثیمینؒ سے جب توحید کی چوتھی مزعومہ قسم: توحیدِ حاکمیت کے بارے سوال ہوا تو اُنہوں نے جواب دیا:

"السؤال: ما تقول عفا الله عنك في من أضاف للتوحيد قسمًا رابعًا سمّاه توحيد الحاكمية؟ الجواب: نقول: إنه ضالّ وجاهل، لأن توحيد الحاكمية هو توحيد الله عزَّ وجل فالحاكم هو الله فإذا قلت: التوحيد ثلاثة أنواع كما قاله العلماء: توحيد الربوبية، فإن توحيد الحاكمية داخل في توحيد الربوبية، لأن توحيد الربوبية هو توحيد الحكم والخلق والتدبير لله عز وجل وهٰذا قول مُحدَث منكر، وكيف توحيد الحاكمية؟ ما يمكن أن توحد الحاكمية، المعنٰى أن يكون حاكم الدنيا واحدا؟ أم ماذا؟ فهذا قول مُحدَث مبتدع منكر، يُنكر على صاحبه ويقال له: إن أردت الحكم فالحكم لله وحده، و هو داخل في توحيد الربوبية، لأن الربّ هو الخالق المالك المدبّر للأمور كلها، فهٰذه بدعة و ضلالة، نعم."

سوال: آپ اس شخص کے بارے کیا کہتے ہیں جس نے توحید کی چوتھی قسم توحیدِ حاکمیت بنا لی ہے۔ **جواب:** ہم کہتے ہیں: (جو یہ اصطلاح استعمال کرے) وہ گمراہ اور جاہل ہیں۔ توحید حاکمیت سے مراد اللہ کی توحید ہی ہے۔ پس حاکم صرف اللہ ہی ہے۔ پس اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ توحید کی تین اقسام ہیں: توحیدِ ربوبیت (توحید اُلوہیت اور توحیدِ اَسماء وصفات)۔ توحید حاکمیت، توحیدِ ربوبیت کا ہی حصہ ہے کیونکہ توحیدِ ربوبیت ہی توحیدِ حکم، توحیدِ خلق اور توحید تدبیر وغیرہ ہے۔ (توحیدِ حاکمیت کو علیحدہ قسم بنانا) ایک بدعی اور منکر قول ہے۔ توحیدِ حاکمیت

© rasailojaraid.com

کیسے ہوگی؟ یہ ممکن نہیں ہے کہ حاکمیت ایک ہی ہو جائے یعنی ساری دنیا کا حاکم ایک ہی ہو؟ یا پھر توحیدِ حاکمیت سے مراد کیا ہے؟ توحیدِ حاکمیت کا قول ایک بدعتی اور منکر کا قول ہے۔ اس قول کے صاحب کا انکار کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر اس سے تیری مراد حکم ہے تو حکم دینے کا اختیار تو اللہ ہی کی ذات کو ہے اور وہ توحیدِ ربوبیت میں داخل ہے کیونکہ ربّ سبحانہ وتعالیٰ ہی خالق، مالک اور تمام اُمور کا مدبر ہے۔ پس توحیدِ حاکمیت کی علیحدہ قسم بنانا بدعت اور گمراہی ہے۔ جی ہاں!''

http://www.alathar.net/esound/index.php?page=geit&co=432

شیخ صالح العثیمینؒ نے اس بحث کو اُجاگر کیا ہے کہ توحیدِ حاکمیت سے کیا مراد ہوسکتی ہے۔ توحیدِ حاکمیت کا ایک مفہوم تو یہ ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حاکم اور شارع اللہ ہی کی ذات ہے یعنی حکم دینے کا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: إن الحکم إلا للہ۔ اِس پہلو سے یہ توحیدِ ربوبیت میں داخل ہے کیونکہ حکم جاری کرنا اللہ کا ایک فعل ہے اور اس کے اس فعل میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہیے۔ توحید حاکمیت کا ایک دوسرا مفہوم شیخ بن بازؒ نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد بندے اپنے افعال میں اللہ ہی کو حاکم قرار دیں۔ اس اعتبار سے یہ توحیدِ اُلوہیت میں داخل ہے۔ یہ دونوں پہلو ہی مطلوب ہیں لہٰذا توحیدِ حاکمیت ایک پہلو سے توحیدِ ربوبیت اور دوسرے پہلو سے توحید اُلوہیت میں داخل ہے۔

☆ علامہ البانیؒ کا کہنا یہ ہے کہ بعض افراد نے اپنی سیاسی تعبیرات کو شرعی معنی پہنانے کے لیے توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح وضع کی ہے۔ علامہؒ اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں:

"الحاکمیة فرع من فروع توحید الألوھیة والذین یدندنون بھذہ الکلمة المحدثة في العصر الحاضر، یتخذون سلاحًا لیس لتعلیم المسلمین التوحید الذي جاء بہ الأنبیاء والرُّسل کلّھم و إنما سلاحًا سیاسیًّا۔"

''حاکمیت، توحیدِ اُلوہیت کے فروعات میں سے ایک فرع ہے جو لوگ عصر حاضر میں اس کلمے کو لیے دندناتے پھرتے ہیں، وہ اس اصطلاح کے ذریعے مسلمانوں کو اس توحید کی تعلیم نہیں دینا چاہتے جسے تمام انبیاء و رسل لے کر آئے بلکہ یہ لوگ اس اصطلاح کو سیاسی اسلحے کے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

طور پر استعمال کرتے ہیں۔''

یہ پیرا گراف اس موضوع پر علامہ محمد ناصر الدین البانی کے مفصل کلام کا حصہ ہے جو درج ذیل لیکچر میں سماعت کیا جا سکتا ہے:

http://www.islamway.com/?iw_s=Lesson...esson_id=17811

☆ شیخ صالح الفوزان کا کہنا ہے کہ توحیدِ حاکمیت میں غلو نے توحید اُلوہیت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ ایسی جماعتیں یا گروہ بھی وجود میں آ گئے ہیں جو توحیدِ اُلوہیت کو نظر انداز کرتے ہوئے توحیدِ حاکمیت کی رٹ لگائے بیٹھے ہیں، جس کی وجہ سے توحید کے صحیح تصور میں عدمِ توازن پیدا ہو رہا ہے۔ شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"توحيد الحاكمية هل هو من أقسام توحيد الربوبية أم الألوهية؟ الجواب: توحيد الحاكمية نوعُ فرد من أفراد توحيد العبادة، وجَعْلُه من توحيد الحاكمية هٰذا غالت بعض الجماعات، بعض الجماعات غالوا في توحيد الحاكمية، وبعض الجماعات صيروه فردا. توحيد الحاكمية من أنواع توحيد العبادة، يجب أن تفرد الله بالدعاء والذبح والنذر والحكم تتحاكم إلىٰ شرعه، لمَاذا تخصص لو يأتي واحد يقول: توحيد الدعاء ويجعله توحيدًا، توحيد النذر، توحيد الطواف، توحيد الصلاة، توحيد الركوع، توحيد السجود، توحيد الحاكمية كلّها توحيد العبادة داخلة في مسمى توحيد العبادة، وحد الله أى: أن توحد الله في الركوع والسجود والذبح والنذر والحاكمية وغيرها، هٰذا الأصح. لكن غالى بعض الناس أو الجماعات الذين معرفون الآن فغالوا في توحيد الحاكمية وصاروا لا يتكلمون إلا عن توحيد الحاكمية و يكفرون الحكام، لأنهم لم يحكموا بالشريعة ولكن لا يتكلمون في الشرك، لا يتكلمون في الدعاء لغير الله ولا في الذبح ولا في النذر مع أن هٰذا شرك، القبور عندهم وأمامهم و بين أيديهم يذبح لها وينذر لها و لا يتكلمون ولا يتكلموا إلا في توحيد الحاكمية لمَاذا؟ الحاكمية فرد من الأفراد أنكر الشرك في الدعاء والذبح والنذر كما أنك تنكر على الحكام

© rasailojaraid.com

عدم الحكم بما أنزل الله لماذا تخصص؟ فرد من أفراد العبادة۔ نعم“

”سوال: توحیدِ حاکمیت، توحیدِ ربوبیت کی قسم ہے یا توحید اُلوہیت کی؟۔ جواب: توحیدِ حاکمیت توحیدِ عبادت (اُلوہیت) کے افراد میں سے ایک فرد ہے۔ توحیدِ حاکمیت کو ایک مستقل قسم قرار دیتے ہوئے بعض جماعتوں نے غلو کیا ہے۔ بعض جماعتوں نے توحیدِ حاکمیت میں غلو کیا ہے جبکہ بعض جماعتیں اسے ایک فرد /جزو قرار دیتی ہے۔ توحید ِحاکمیت، توحید عبادت (اُلوہیت) کی ایک قسم ہے۔ یہ بات واجب ہے کہ انسان اپنی دعا، ذبح، نذر اور حکم میں اللہ ہی کی شریعت کی طرف اپنا مقدمہ لے جاتے ہوئے اپنے ان افعال میں توحید کو برقرار رکھے۔ (میں کہتا ہوں) توحیدِ حاکمیت ہی کو خاص کیوں کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے: توحیدِ دعا اور اس کو توحید کی ایک مستقل قسم قرار دے یا توحیدِ نذر، توحیدِ طواف، توحید نماز، توحیدِ رکوع، توحیدِ سجود (یعنی نذر، طواف، نماز، رکوع اور سجود صرف اللہ ہی کے لیے ہیں تو توحید کی یہ قسمیں بنانے میں بھی کیا حرج ہے؟)۔ توحیدِ حاکمیت تمام کی تمام توحید عبادت (اُلوہیت) کے مفہوم میں داخل ہے۔ اللہ کی توحید اختیار کرو یعنی رکوع، سجود، ذبح، نذر اور حاکمیت وغیرہ میں۔ یہ بات صحیح ہے لیکن بعض افراد اور معروف جماعتوں نے توحیدِ حاکمیت میں غلو کیا ہے۔ یہ لوگ توحیدِ حاکمیت کے علاوہ کچھ بیان ہی نہیں کرتے اور مسلمان حکمرانوں کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ یہ حکام شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے۔ یہی لوگ غیر اللہ کے لیے دعا کرنے، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے اور غیر اللہ کے لیے نذر ماننے کے بارے میں فتوے نہیں دیتے حالانکہ یہ بھی شرک ہے اور ان حضرات کے سامنے اور اردگرد قبریں ہیں، ان کے سامنے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اور نذریں مانی جاتی ہیں (لیکن پھر بھی یہ حضرات اس توحید پر توجہ نہیں دیتے)۔ غیر اللہ سے دعا کرنے، ذبح کرنے اور نذر ماننے کے شرک کا بھی اسی طرح انکار ہو گا جس طرح حکام کے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے کا آپ انکار کرتے ہیں۔ توحیدِ حاکمیت، توحید عبادت کے افراد میں سے ایک فرد/جزو ہی ہے۔ جی ہاں!“

http://www.alfawzan.ws/AlFawzan/sounds/00815-26.ra

”يا فضيلة الشيخ! وفقكم الله ما حكم من يقول : معنٰى لا إله إلا الله هي: لاحاكمية إلا الله؟ الشيخ: ما شاء الله! هٰذا أخذ جزء، جزء قليل من معنى لا إله إلا الله وترك الأصل الذي هو التوحيد والعبادة ۔ لا إله إلا

© rasailojaraid.com

الله معناها: لا معبود بحق إلا الله ـ فهي تنفى الشرك وتثبت التوحيد والحاكمية جزء من معنٰى لا إله إلا الله ولكن الأصل هو التوحيد، الأصل في لا إله إلا الله هو التوحيد ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا إِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ لكن هذه فتنة هؤلاء الذين يقولون هذه المقالة؛ إما أنهم جهال، يفسرون كلام الله وكلام رسوله، هو ليس عندهم علم، إنما هم أصحاب ثقافة عامة ويسمونهم 'مفكرين' لكن ليس لهم فقه في دين الله، وعدم الفقه في دين الله آفة...... علىٰ كل حال هو تفسير ناقص جدًا، ولا ينفع حتى لو حكم، لو قامت المحاكم على تحكيم الشريعة في المخاصمات بين الناس والأعراض والحدود، وترك أمر الشرك والأضرحة قائمًا، فهذا لا ينفع ولا يفيد شيئًا ولا يعتبروا مسلمين بذلك حتى يزيلوا الشرك ويهدموا الأوثان، النبي ﷺ بدأ بهدم الأوثان قبل أن يأمر الناس بالصلاة والصيام والزكاة والحج، تعلمون أنه أقام في مكة ثلاثة عشر سنة، يأمر بالتوحيد وينهٰى عن الشرك، حتى إذا تمهدت العقيدة وقامت العقيدة ووُجد من المسلمين من يؤازر الرسول ﷺ على أمر الجهاد، نزلت عليه شرائع الإسلام: الصلاة والصيام والحج وبقية شرائع الإسلام، البناء لايقوم إلا على الأساس، لا بدَّ من الأساس أوَّلا ثم البناء ولذلك شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمَّدا رسول الله هي أوّل أركان الإسلام والنبي ﷺ يقول «فليكن أوّل ما تدعوهم إليه: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول الله » نعم.

بعضهم كتب كتاب يقول فيه: إن الله خلق الخلق ليحقوا الحاكمية في الأرض، هٰذا مخالف لقوله تعالىٰ: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ يعنى ما راح للآية هذه، بل خلقهم من أجل يحققوا الحاكمية، يا سبحان الله! الله تعالى يقول ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ وأنت تقول ليحققوا الحاكمية؟ نعم؛ من أين جاء بهٰذا التفسير؟ وفي الحقيقة هم مُكفِّرين لا مُفَكِّرين، فانتبه !"

''سوال: شیخ صاحب! اللہ آپ کو توفیق دے، اس شخص کا حکم بیان کریں جو'لا الہ الا اللہ' کا معنی

© rasailojaraid.com

یہ بیان کرتا ہو کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حاکمیت اللہ کے علاوہ کسی کی نہیں ہے؟ جواب: ما شاء اللہ! یہ کلمہ توحید 'لا اِلہ الا اللہ' کا ایک جز بلکہ بہت ہی قلیل جز ہے۔ اس تفسیر کے ذریعے کلمہ توحید کے اصل مقصود کو چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ ہے توحید اور عبادت۔ 'لا الہ الا اللہ' کا معنی ہے کوئی حقیقی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ تصورِ شرک کی نفی بھی کرتا ہے اور توحید کو ثابت بھی کرتا ہے۔ حاکمیت 'لا الہ الا اللہ' کا ایک جز ہے جبکہ اس کلمے کی اصل توحید ہے۔ 'لا الہ الا اللہ' میں اصل مفہوم توحید کا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور نہیں اُنہیں حکم دیا گیا مگر یہ کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔ اسی طرح ارشاد ہے: اور اُنہیں نہیں حکم دیا گیا مگر اس کا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ اسی طرح ارشاد ہے: اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ 'لا الہ الا اللہ' کی حاکمیت کے ذریعے تفسیر کرنا درحقیقت ان لوگوں کا فتنہ ہے جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ یا تو یہ لوگ جاہل ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کی تفسیر کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس اس کا علم نہیں ہے۔ یہ لوگ درحقیقت تہذیب و کلچر کے میدان کے لوگ ہیں اور 'مفکرین' کہلاتے ہیں لیکن ان کے پاس اللہ کے دین کی سوجھ بوجھ موجود نہیں ہے۔ جبکہ اللہ کے دین کی سوجھ بوجھ نہ ہونا ایک آفت ہے...... بہرحال یہ ایک بہت ہی ناقص تفسیر ہے۔ اگر اللہ کی حاکمیت قائم کر بھی دی جائے تو پھر بھی یہ تفسیر بے فائدہ ہو گی۔ اگر عدالتیں لوگوں کے مابین جھگڑوں، حدود وعزت کے مسائل میں اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنے بھی لگ جائیں اور حال یہ ہو کہ معاشرے میں شرک موجود ہو، مزار قائم ہوں تو یہ توحید حاکمیت کوئی فائدہ نہ دے گی اور لوگ اس توحید کی وجہ سے مسلمان نہیں ہو جائیں گے جب تک کہ وہ شرک کی جڑ نہ کاٹ دیں اور بتوں کو گرا دیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا حکم دینے سے پہلے اپنی دعوت کا آغاز بتوں کو گرانے سے کیا۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ آپؐ نے تیرہ سال مکہ میں قیام کیا۔ اس دوران آپ توحید کا حکم دیتے تھے اور شرک سے روکتے تھے یہاں تک کہ جب عقیدہ درست و صحیح ہو گیا اور مسلمانوں میں جہاد کے حکم پر آپ کی مدد کرنے والے میسر آ گئے تو نماز، روزہ، حج اور بقیہ شریعت نازل ہونا شروع ہوئی۔ عمارت اپنی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ پہلے بنیاد کو پکڑیں پھر عمارت تعمیر کریں۔ یہی وجہ ہے کہ 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کی گواہی دینا اسلام کا پہلا رکن ہے۔ ا

© rasailojaraid.com

ن میں سے کسی نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں کہا ہے: اللہ نے اپنی مخلوق کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ زمین میں اللہ کی حاکمیت قائم کریں۔ یہ قول آیتِ مبارکہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ کے خلاف ہے۔ یعنی اس شخص کو یہ آیتِ مبارکہ راس نہ آئی۔ (اس کا کہنا یہ ہے) بلکہ ان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ حاکمیت کو ثابت کریں۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: 'میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے، اور تم یہ کہتے ہو کہ اس لیے پیدا فرمایا تاکہ اللہ کی حاکمیت ثابت کریں۔ جی ہاں! یہ تفسیر کہاں سے لے آئے ہیں؟۔ درحقیقت یہ لوگ تکفیری ہیں نہ کہ مفکرین۔ ان سے خبردار رہیں!''

http://www.alfawzan.ws/AlFawzan/sounds/00815-26.ra

☆ شیخ عبدالسلام بن برجس آلِ عبدالکریم فرماتے ہیں:

”فمن ثم وضع توحيد الحاكمية قسيمًا لأقسام التوحيد المعروفة الثلاثة هو من الأمور التى أدخلها بعض من انحرف في مسائل التكفير في هٰذا العصر كجماعة الإخوان المسلمين وغيرهم وهو ليس في شيء“

''توحیدِ حاکمیت کو توحید کی تین معروف اقسام کی طرح ایک مستقل قسم ان لوگوں نے قرار دیا ہے جنھوں نے عصر حاضر میں مسئلہ تکفیر میں اہل سنت کے منہج سے انحراف کیا ہے جیسا کہ الإخوان المسلون وغیرہ ہیں۔ توحید کی اس قسم کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔''

http://www.burjes.com/burjes_audio.php

☆ شیخ ابوعبدالمعز محمد علی فرکوس الجزائری فرماتے ہیں:

”هل شرح سيد القطب لـ “لا إله إلا الله“ يعد أفضل شروحات كلمة التوحيد؟ الجواب: . . . فتفسير سيد قطب وأخيه محمد قطب لمعنىٰ لا إله إلا الله بالحاكمية أي لا حاكمَ إلا الله تفسير قاصر غير صحيح فكيف يكون الأفضل؟ فهو مخالف لما عليه تفسير السلف الصالح لمعنى لا إله إلا الله و هو لا معبود بحق إلا الله و يدل عليه قوله تعالى ﴿ذلك بأن الله هو الحق وأن ما يدعون من دونه هو الباطل وأن الله هو العلي الكبير﴾ وقوله تعالىٰ ﴿ولَقَد بعثنا في كل أمة رسولًا أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت﴾ وقوله تعالى ﴿واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئًا﴾

© rasailojaraid.com

وقوله تعالى ﴿وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون﴾ وقوله ﷺ «أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله»“

”سوال: کیا سید قطب شہیدؒ کی 'لا الہ الا اللہ' کی تفسیر کلمہ توحید کی افضل ترین شرح ہے؟
جواب: ...سید قطب اور ان کے بھائی محمد قطب نے 'لا الہ الا اللہ' کی تفسیر حاکمیت کے ساتھ کی ہے یعنی 'لا الہ الا اللہ' سے مراد 'لا حاکم الا اللہ' ہے، یہ تفسیر ایک ناقص اور غیر صحیح تفسیر ہے چہ جائیکہ اس کو افضل قرار دیا جائے۔ ان دونوں بھائیوں کی یہ تفسیر اس معنی کے خلاف ہے جو سلف صالحین نے 'لا الہ الا اللہ' کا بیان کیا ہے اور وہ معنی یہ ہے کہ اس سے مراد 'لا معبود بحق الا اللہ' ہے۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔
سلف کی اس تفسیر پر درج ذیل آیات اور احادیث شاہد ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یہ اس وجہ سے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے اور جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ معبودانِ باطلہ ہیں اور بلا شبہ اللہ تعالی ہی عظیم اور بڑا ہے۔ اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا تا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ اسی طرح ارشادِ ہے: اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اسی طرح ارشاد ہے: اور نہیں میں نے پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اسی طرح حدیثِ مبارکہ میں ہے: مجھے (یعنی محمد ﷺ کو) یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ 'لا الہ اِلا اللہ' کی گواہی دیں۔“

http://www.ferkous.com/rep/Ba27.php

☆ شیخ ربیع اور شیخ ابراہیم الرحیلی نے بھی تقریباً یہی موقف بیان کیا ہے۔

http://rabee.net/show_book.aspx?pid=5&bid=158&gid=0

http://www.muslm.net/vb/archive/index.php/t-328512.html

خلاصۂ کلام

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح سلف صالحین کے دور میں نہیں تھی اور یہ جدید دور کی اصطلاح ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس اصطلاح کا استعمال جائز ہے یا غیر صحیح یا بدعت؟ جیسا کہ یہ تینوں موقف سلفی علماء میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بات درست ہے

© rasailojaraid.com

کہ نئی اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی ضرورت ہو۔ لیکن بغیر کسی وجہ و ضرورت کے نئی نئی اصطلاحات کا استعمال انتشارِ ذہنی کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا جب توحید حاکمیت' توحیدِ اُلوہیت یا ربوبیت میں شامل ہے اور ان کا ایک جزو ہے تو اس کو علیحدہ بیان کرنے کی بجائے انہی دو اقسام کے ذیل میں بیان کرنا چاہیے جیسا کہ شیخ ابن بازؒ کا موقف ہے۔ پس علیحدہ سے توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح کا استعمال غیر ضروری اور درست نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مجرد اس کو بطورِ اصطلاح استعمال کرے تو اس پر بدعتی یا گمراہ ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا۔ شیخ عبداللہ الغُنیمان فرماتے ہیں:

"وجعله قسم رابعًا ليس له وجه، لأنه داخل في الأقسام الثلاثة، والتقسيم بلا مقتضٰى يكون زيادة كلام لا داعي له، و الأمر سهل فيه على كل حال، إذ جعل قسمًا مستقلاً فهو مرادف، و لا محذور فيه"

http://islamqa.com/ar/ref/11745

''اور توحید حاکمیت کو چوتھی قسم بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ پہلی تین اقسام میں داخل ہے۔ بغیر ضرورت کے کوئی تقسیم کرنا زیادتی کلام ہے جس کی وجہ یہاں موجود نہیں ہے۔ بہر حال معاملہ آسان ہی ہے۔ اگر کسی نے چوتھی قسم بنا بھی لی تو یہ ایک مترادف اصطلاح ہے جس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔''

لیکن اگر کوئی شخص توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح کو ایسے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے کہ اس سے کئی ایک مزید بدعتی افکار جنم لیتے ہوں یا توحید کا صحیح تصور مسخ ہو رہا ہو یا توحید کی اقسام کی مساوی اہمیت میں عدمِ توازن پیدا کیا جا رہا ہو یا دین کے کسی شعبے میں اس اصطلاح کے ذریعے غلو پیدا کیا جا رہا ہو تو ایسے حالات میں توحید کے صحیح تصور کی حفاظت کی خاطر بلاشبہ اس اصطلاح کے استعمال سے روکا جائے گا اور اس کو استعمال کرنے والوں پر بدعتی یا گمراہ کا فتوی لگانا جائز ہو گا جیسا کہ شیخ صالح العثیمینؒ، علامہ البانیؒ اور شیخ صالح الفوزان وغیرہ کا موقف ہے۔ سلفی علما کے دو مختلف موقفوں میں ہمیں تطبیق کی یہی صورت نظر آتی ہے۔ واللہ اعلم

توحیدِ حاکمیت کی بنیاد پر مسلمان حکمرانوں کی تکفیر کے بارے میں سلفی علما کا موقف اور ان کے اَقوال کی تفصیل کسی مستقل مضمون میں پیش کی جائے گی۔ اِن شاء اللہ